

عہد رسالت میں مسلم خواتین کے حقوق

ڈاکٹر شائستہ پروین

عورت معاشرے کا نصف حصہ ہے۔ تعمیر معاشرہ کے لیے عورت و مرد کے تعلقات میں احترام اور توازن ناگزیر ہے۔ آج کا دور مسائل و مصائب کا دور ہے۔ اس میں قدم قدم پر عورت کی اختیاریت، مختلف سرگرمیوں اور معاشرتی معاملات میں شرکت کی بحثیں ہیں، اور سماجی مصلحین کے تبصرے۔ ان حالات میں بذات خود عورت اپنی کم علمی کے سبب تذبذب کا شکار ہے کہ آیا اس کی حدود کیا ہیں؟ ایک صحت مند معاشرے کے لیے اس کی خدمات کیا ہو سکتی ہیں؟

چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس لیے اسلامی شریعت میں فرد اور معاشرہ دونوں کے لیے قوانین ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال میں مسلم عورت کی شخصیت کا ہر پہلو موجود ہے۔ عہد نبوی کے تحقیقی مطالعے سے عورت کی آزادی اور اس کے حقوق کا اسلامی تصور سامنے آتا ہے اور اس کے دائرہ کار کی مکمل وضاحت ہو جاتی ہے۔ غور و فکر کو وہ صحیح سمت میں آتی ہے، جس کی دور جدید میں سخت ضرورت ہے۔ اسی تناظر میں عورت کے تمام حقوق، جس کا تعلق عبادت، معاشرت، سیاست، تجارت، امانت، تعلیم و تعلم اور دیگر امور جو کہ عہد نبوی کی مسلم خواتین کو حاصل رہے ہیں، ان کا مستند جائزہ لیا جا رہا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ عورت کے حدود اور اختیارات کا تعین براہ راست کلام نبوت سے کیا جائے، کیونکہ وہی قول سب کے لیے قول فیصل اور وہی حرف آخر ہے۔

نبوی معاشرہ میں ہم خواتین کو عبادات سے معاملات تک کے مختلف میدانوں میں مردوں کے ساتھ شریک پاتے ہیں۔ اسی تناظر میں خواتین کی مختلف میدانوں میں شرکت سے متعلق مستند

تخریج احادیث: سمیع الحق بشیر پاؤ، لاہور

احادیث پیش کی جا رہی ہیں، جس سے نبوی معاشرے کی صحیح تصویر ابھر کر سامنے آجائے گی۔

اجتماعی عبادات میں خواتین کی شرکت

● عورتوں کا نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنا: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو اجازت دے دیا کرو۔ (صحیح بخاری، باب خروج النساء الی المساجد باللیل والغسل، حدیث: ۸۲۱)

● عورتوں کی نماز جمعہ کی مسجد میں ادا نیگی: اُم ہشام بنت حارث نے کہا کہ میں نے سورہ ق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر ہی یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب تخفیف الصلوٰۃ والجمعۃ، حدیث: ۱۳۸۷)

● ماں کی مشقت کا خیال: عبداللہ بن ابوقادہ انصاریؓ اپنے والد ابوقادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور جی چاہتا ہے کہ طویل کروں، مگر بچوں کے رونے کی آواز سن کر ہلکی کر دیتا ہوں۔ اس کو نامناسب خیال کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو مشقت میں ڈالوں۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب خروج النساء الی المساجد باللیل والغسل، حدیث: ۸۲۴)

● عورتوں کو عیدین میں شرکت کا حکم: اُم عطیہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ہم عید الفطر اور عید قربان میں کنواری جوان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو اور پردہ والیوں کو لے جائیں۔ سو، حیض والیاں نماز کی جگہ سے جدا ہیں اور اس کا نیک اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں۔ (صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ العیدین، باب ذکر اباحتہ خروج النساء فی العیدین، حدیث: ۱۵۲۰، صحیح ابن حبان)

● گھر والوں کی امامت: اُم ورقہ بنت عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ملاقات کے لیے ان کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے لیے ایک مؤذن مقرر کر دیا تھا جو اذان کہا کرتا اور وہ امامت کرتی تھیں اپنے گھر والوں کی رسول اللہ کے

حکم سے۔ عبدالرحمن نے کہا میں نے ان کے مؤذن کو دیکھا بہت بوڑھے تھے۔ (سنن ابوداؤد، باب امامۃ النساء، حدیث: ۵۰۵)

● بوڑھے والدین کی طرف سے حج کی ادائیگی: ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ فضل رسول اللہ کے ہمراہ سوار تھے۔ بنی نضیم کی ایک عورت آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول میرے باپ پر حج فرض ہے، لیکن وہ (ضعف کے باعث) سواری پر نہیں بیٹھ سکتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں! یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔ (صحیح بخاری، ابواب العمرۃ، باب حج المرأة عن الرجل، حدیث: ۱۷۶۵)

● حائضہ اور ارکان حج کی ادائیگی: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم آپ کے ساتھ حج کے لیے نکلے۔ سفر میں میں حائضہ ہو گئی اور رونے لگی۔ حضور نے پوچھا کہ کیا تم کو حیض ہوا ہے؟ میں نے کہا، ہاں! آپ نے فرمایا: یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے۔ سو، اب تم حج کے کام کرو سوائے طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا۔ اور آپ نے اپنی بیٹیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام، حدیث: ۲۱۹۰)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض اور نفاس والی عورت جب میقات پر آئیں تو غسل کریں اور احرام باندھ لیں اور سب ارکان ادا کریں سوائے طواف کے۔ (سنن ابوداؤد، باب الحائض تہل بالحج، حدیث: ۱۳۹۵)

● حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزہ ترک کرنے کی اجازت: حضرت انس بن مالکؓ بنی عبدالاسہل کے ایک شخص نے علی بن محمد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے ہم پر چڑھائی کی، میں حضور کی خدمت میں آیا۔ آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے، آپ نے فرمایا: قریب آ جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ تم سے روزے کے احکام بیان کرتا ہوں۔ اللہ نے مسافر کو آدھی نماز معاف فرمادی ہے اور اسی طرح مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی سے روزہ۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب الصیام، باب ماجاء فی الافطار للحامل والمرضع، حدیث: ۱۶۶۳)

● ذبح کرنے کا حق: حضرت ابن کعبؓ نے فرمایا: ایک عورت نے بکری کو پتھر سے ذبح کیا۔ نبیؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب الاضاحی، باب ذبیحۃ المرأة، حدیث: ۳۱۸۰)

سماجی سرگرمیوں میں عورت کے مختلف میدان ہیں۔ عہد رسالت میں عورت کی شرکت ہمیں جا بجا نظر آتی ہے۔ ذیل میں ان کا جائزہ لیا جا رہا ہے:

جہاد میں شرکت

● امان ذبی کا حق: حضرت اُمّ ہانیؓ بنت ابی طالب نے ایک مشرک کو امان دی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی امان کو برقرار رکھتے ہوئے فرمایا: اے اُمّ ہانی! جس کو تم نے امان دی، اس کو ہم نے امان دی۔ (سنن ابوداؤد، باب فی امان المرأة، حدیث: ۲۳۹۷)

● جہاد میں شرکت کا حق اور زخمیوں کی مرہم پٹی: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اُمّ سلیم کو جہاد میں لے جاتے تھے اور انصار کی کئی اور عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ جب صحابہؓ جہاد کرتے تو یہ عورتیں ان کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی النساء عیغزون، حدیث: ۲۱۸۲)

● طبی امداد میں مشغولیت اور عسکری کاموں میں معاونت: حضرت خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عمروؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک جہاد تھے، چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلانا، ان کی خدمت کرنا نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچاتے تھے۔ (صحیح بخاری، کتاب الطب، باب هل یداوی الرجل المرأة او المرأة الرجل، حدیث: ۵۳۶۳)

● حضرت اُمّ عطیہؓ ان چند خواتین میں تھیں، جنہیں حضورؐ غزوات میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ آپؐ مجاہدین کے کجاووں کی دیکھ بھال کے لیے پیچھے رہتیں، کھانا پکاتیں، زخمیوں کا علاج کرتیں اور مصیبت زدوں کی نگہداشت کرتیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب النساء الغازیات، حدیث: ۳۴۶۸)

حق مشاورت

حضرت اُم سلمہؓ صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ صلح کے بعد آنحضرت نے حکم دیا کہ لوگ حدیبیہ میں قربانی کریں۔ لیکن سب اس قدر دل شکستہ تھے کہ ایک شخص بھی نہ اٹھا۔ تین مرتبہ بار بار کہنے پر بھی کوئی آمادہ نہ ہوا (چونکہ معاہدہ کی تمام شرطیں بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں) اس لیے تمام لوگ رنجیدہ اور غصہ میں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمے میں تشریف لے گئے اور حضرت اُم سلمہؓ سے لوگوں کے رویہ کا ذکر کیا۔ تب اُم سلمہؓ نے کہا: ”آپ کسی سے کچھ نہ فرمائیں، بلکہ باہر نکل کر خود قربانی کریں اور احرام اُتارنے کے لیے بال منڈوائیں۔“ آپ نے باہر آ کر قربانی کی اور بال منڈوائے۔ اب جب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اس فیصلے میں تبدیلی نہیں ہو سکتی تو سب نے قربانیاں کیں اور احرام اُتارا۔ جہوم کا یہ حال تھا کہ ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے تھے اور عجلت اس قدر تھی کہ ہر شخص چامت بنانے کی خدمت انجام دے رہا تھا۔ (صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجہاد والمصالح مع اہل العرب، حدیث: ۲۶۰۱)

● **رانسہ دہی کا حق:** عہد نبویؐ میں خواتین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتی تھیں۔ قرآن کریم میں اس کا تذکرہ ہے: ”اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری نافرمانی نہ کریں گی، تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے اور معاف کرنے والا ہے۔“ (الممتحنہ: ۶۰: ۱۲)

● **عالمی معاملات میں نظہار کا حق:** عہد رسالت میں عالمی معاملات میں خواتین نے سنجیدگی سے حصہ لیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث کی۔ حضرت خولہ بنت مالک بن ثعلبہؓ کے خاوند حضرت اوس بن صامتؓ نے ان سے ”ظہار“ کر لیا تھا۔ حضرت خولہؓ سخت پریشان ہوئیں۔ اس وقت تک اس کی بابت کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا، اس لیے وہ نبیؐ کے پاس آئیں تو آپ نے بھی کچھ توقف کیا، جس پر سورہ مجادلہ کی آیات نازل ہوئیں جن میں ”ظہار“ کی تفصیلات ہیں۔

معاشی حقوق

● بیوی کے حقوق: حضرت حکیم بن معاویہ القشیریؓ سے مروی ہے کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے اوپر بیوی کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو کھانا کھائے تو اس کو کھلا اور جب تو کپڑا پہنے تو اس کو پہنا اور اس کے منہ پر مت مار اور برامت کہہ اور سوائے گھر کے اس سے جدا مت رہ۔ (سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی حق المرآة علی زوجها، حدیث: ۱۸۴۳)

● مہر کا حق: حضرت سہل ابن سعدؓ نے فرمایا کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ آپ نے فرمایا: اس سے کون نکاح کرتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں۔ آپ نے فرمایا: اسے کچھ دو چاہے لوہے کی انگوٹھی کیوں نہ ہو۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس جو قرآن کریم ہے، میں اس کے بدلے تیرا نکاح کرتا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب صدق النساء، حدیث: ۱۸۸۵)

● ترکہ میں حق: حضرت اسود بن یزیدؓ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے بہن اور بیٹی میں اس طرح ترکہ تقسیم کیا کہ آدھا مال بیٹی کو دلا یا اور آدھا بہن کو (کیونکہ بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے)۔ اس وقت حضرت معاذؓ یمن میں تھے اور نبیؐ حیات تھے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الفرائض، باب ماجاء فی میراث الصلب، حدیث: ۲۵۲۱)

● تجارت کا حق: حضرت قبیلہ ام بنی انمارؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ آئے تاکہ عمرہ مکمل کر کے حالت احرام سے باہر نکلیں۔ میں آپ کے پاس عصا سے ٹیک لگائے ہوئے بچتی، پھر میں نے کہا یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں، جو بیع و شرا، یعنی تجارت میں مشغول رہتی ہوں۔ (الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، دار صادر، بیروت، ۱۹۶۸ء، ج: ۸، ص: ۳۱۱)

● شوہر کی کمائی سے بخوشی خرچ کرنا: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت اگر شوہر کے مال میں سے کچھ خرچ کرے بغیر بدینتی کے، تو اسے خرچ کرنے کا ثواب دیا جائے گا اور شوہر کو بھی اتنا ہی اجر ہوگا اور خزانچی کو بھی اور کسی کے اجر میں کمی نہ ہوگی۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب مال المرآة من مال زوجها، حدیث: ۲۲۹۱)

● بخیل شوہر کے مال سے بغیر اجازت تصرف کا حق: حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ہندہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! بے شک (میرا خاوند) ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے، پس کیا میرے اوپر گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال سے اتنا لے لیا کروں، جو میرے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق لے سکتی ہو۔ (صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب وعلى الوارث مثل ذلك وهل على المرأة من شيء، حدیث: ۵۰۶۱)

● مالی امور میں دخل دینے کا حق: حضرت عمران بن حذیفہؓ سے مروی ہے کہ اُم المؤمنین میمونہؓ قرض لیا کرتی تھیں۔ ان کے بعض رشتہ داروں نے انھیں روکا، لیکن انھوں نے ان کی بات نہیں مانی اور فرمایا: میں نے اپنے محبوب نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ جو شخص قرض لے اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ادا کرنے کی نیت سے لے رہا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض دنیا ہی میں ادا فرمادے گا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب من اقرن دینا وهو ینوی قضاءه، حدیث: ۲۴۰۵)

تمدنی حقوق

● شوہر دیدہ کی رضامندی نکاح میں ضروری: حضرت خنساء بنت خزام انصاریہؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا، جب کہ یہ شوہر دیدہ تھیں اور اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ نکاح نہیں ہوا۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب اذا زوج ابنته، وہی کارهت فنکاحه مردود، حدیث: ۴۸۴۷)

● بیٹیوں کے نکاح میں ماں کو ترجیح: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشورہ لوعورتوں سے ان کی بیٹیوں کے نکاح میں۔ (سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الاستمار، حدیث: ۱۸۰۶)

● ایک سے زیادہ بیویوں میں عدل و انصاف: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف مائل ہوتی وہ قیامت کے دن جب آئے گا تو اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا [یعنی فاج زدہ] ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب القسمة بین النساء، حدیث: ۱۹۶۵)

● مال کے عوض خلع کا حق: حضرت حبیبہ بنت سہل الانصاریہؓ سے روایت ہے کہ وہ ثابت بن قیسؓ بن شناس کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو نکلے، دیکھا تو حبیبہ بنت سہلؓ آپ کے دروازے پر کھڑی ہیں اور اندھیرے میں آپ نے فرمایا: کون ہے؟ وہ بولی: میں حبیبہ بنت سہلؓ ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیوں کیا حال ہے تیرا؟ بولی: یا میں نہیں یا ثابت بن قیس نہیں (کیوں کہ ثابت بن قیس نے حبیبہ کو مارتا تھا)۔ جب ثابت بن قیس آئے تو حبیبہ نے کہا: یا رسول اللہ! ثابت نے جو مجھ کو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے۔ رسول اللہ نے ثابت بن قیس سے فرمایا: اچھا اس سے تم لے لو جو کچھ تم نے دیا ہے۔ ثابت بن قیس نے وہ لے لیا۔ پھر حبیبہ اپنے لوگوں میں بیٹھ رہیں۔ (سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الخلع، حدیث: ۱۹۱۳)

● مطلقہ کا بیٹھے پر حق: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹھا ہے، میرا پیٹ اس کا خلاف تھا اور میری چھاتی اس کے پینے کا برتن تھی اور میری گود اس کا گھر تھا۔ اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور چاہتا ہے کہ لڑکا مجھ سے چھین لے۔ آپ نے فرمایا: انت احق بہ مالمہ تذلکجی، تو اس کی حق دار ہے جب تک کسی سے نکاح نہ کرے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب من احق بالولد، حدیث: ۱۹۵۱)

● بیوی کی معاونت: حضرت اسود بن یزیدؓ نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبیؐ کا اپنے گھر میں کیا معمول ہوتا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپؐ اپنی زوجہؓ مطہرہ جن کے پاس ہوتے کام کرتے اور جب اذان کی آواز سنتے تو تشریف لے جاتے۔ (صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب خدمۃ الرجل فی اہلہ، حدیث: ۵۰۵۴)

● بیوہ کا حق: حضرت صفوان بن سلیمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کے لیے سعی اور کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یادوں کو روزہ رکھنے اور رات کو نماز میں کھڑے رہنے والے کی مانند ہے۔ (سنن ترمذی، ابواب البر، والصلۃ عن رسول اللہ، باب ماجاء فی السعی علی الارملۃ والمسکین، حدیث: ۱۹۴۱)

● حائضہ عورت کے ساتھ انس و محبت: حضرت انسؓ نے فرمایا کہ یہودی حائضہ

کے ساتھ نہ تو گھر میں بیٹھتے، نہ کھاتے، نہ پیتے۔ حضور سے اس کا ذکر کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تو فرماؤ وہ ناپاکی ہے“۔ آپ نے فرمایا: ان سے سوائے جماع کے ہر کام کر سکتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وستہا، باب ماجاء فی موالکة الحائض وسؤرها، حدیث: ۶۴۱)

● حانضہ کے ساتھ خوش دلی کا برتاؤ: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں حالت حیض میں ہڈی چوسا کرتی تھی، پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے اور اپنا منہ وہیں رکھتے جہاں میں نے رکھا تھا۔ میں پانی پیتی تو آپ برتن میرے ہاتھ سے لے کر اپنا منہ وہیں رکھتے جہاں میں نے رکھا تھا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وستہا، باب ماجاء فی موالکة الحائض وسؤرها، حدیث: ۶۴۰)

● عورت حسن سلوک کی مستحق: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے لیے بہتر ہوں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حسن المعاشرة النساء، حدیث: ۱۹۷۳)

معاشرتی حقوق

● تفریح کا حق: حضرت سیدہ عائشہؓ روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے۔ آپ نے مجھے بھی اپنی چادر کی اوٹ میں کھڑا کر کے کھیل دکھایا۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلوة، باب اصحاب الحراب فی المسجد، حدیث: ۴۴۵)

● تعزیت کے لیے عورت کا گھر سے نکلنا: حضرت عبداللہ بن عمر بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفنایا۔ جب وہاں سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور ہم بھی آپ کے ساتھ لوٹے یہاں تک کہ ہم میت کے مکان تک پہنچے۔ وہاں آپ ٹھہر گئے دیکھا تو ایک عورت سامنے سے چلی آتی ہے۔ راوی نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے اس عورت کو پہچان لیا۔ جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ سیدۃ النساء فاطمہ زہراؓ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ: تم کس واسطے

نکلیں؟ تو انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس گھر میں آئی تھی، جہاں میت ہوگئی تھی تاکہ اس کے لوگوں کو تسکین دوں اور تعزیت کروں۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب اتغزیہ، حدیث: ۲۷۳۲)

● قانونی دعویٰ کا حق: حضرت سعد بن اطلولؓ نے فرمایا کہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ انھوں نے تین سو درہم اور اپنے بچے چھوڑے، میرا خیال ہوا کہ ان درہموں کو ان بچوں پر صرف کر دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی مقروض ہے، تمہیں چاہیے کہ اس کا قرضہ ادا کرو۔ سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ان کا تمام قرضہ ادا کر دیا لیکن دو دینار باقی ہیں، جن کا دعویٰ ایک عورت نے کیا تھا۔ وہ میں نے نہیں دیئے کیونکہ اس کے پاس گواہ نہ تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے بھی دے دو کیونکہ وہ عورت سچی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب آداء الدین عن المیت، حدیث: ۲۴۳۰)

● ضرورت کے وقت گھر سے باہر نکلنے کی اجازت: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ بنت رفعہؓ رات کے وقت باہر نکلیں تو انھیں حضرت عمرؓ نے دیکھ لیا اور کہا: اے حضرت سودہؓ! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ پس جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹیں تو آپؐ سے اس بات کا ذکر کیا اور حضورؐ اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور ایک ہڈی آپ کے دست مبارک میں تھی کہ وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپؐ فرمانے لگے: تمہیں ضروری حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب خروج النساء لحوانجنہن، حدیث: ۴۹۴۳)

● حائضہ کا مہندی لگانا: حضرت معاذہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا حائضہ مہندی لگا سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مہندی لگاتے تھے، آپؐ نے ہمیں اس کی ممانعت نہیں فرمائی۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب الطہارہ، باب الخائض تھضّب، حدیث: ۶۵۴)

● لباس میں عورت کے ذوق کا احترام: حضرت عبداللہ زبیر الغافقیؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں دست اقدس میں ریشم اور دائیں دست اقدس میں سونالے کر فرمایا: میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور عورتوں پر حلال

ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب لبس الحریر والذهب للنساء، حدیث: ۳۵۹۳)

● عورتوں کو مسجد کی صفائی کا بھی حق: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، وہ نظر نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا وہ تو مرگئی، فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہ بتایا! مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے اس کی قبر کی نشان دہی کی، پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی القبر، حدیث: ۱۵۲۲)

● عورت کا سفر کرنا: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے، مگر یہ کہ کوئی محرم رشتہ دار اس کے ساتھ ہو۔ (صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ، ابواب تقصیر الصلوٰۃ، باب فی کھقصیر الصلوٰۃ، حدیث: ۱۰۵۰)

● مطلقہ ضرورت کے لیے باہر نکل سکتی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی اور انھوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑیں، سوا ایک شخص نے ان کو باہر نکلنے پر جھڑکا۔ وہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ نے فرمایا: نہیں، تم جاؤ اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑو، اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اوروں کا ہو) اور کوئی نیکی کرو (کہ تمہارا ہو)۔ (صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب جواز خروج المعتدہ البائن، حدیث: ۲۸۰۵)

● عورتوں کو مال میں سے خیرات کرنے کی تلقین: حضرت اسماءؓ روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا: روپیہ پیسہ تھیلیوں میں بند کر کے مت رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی بند کر کے رکھے گا، جہاں تک ممکن ہو خیرات کرتی رہو۔ (صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الزکوٰۃ علی الزوج والایتام فی الحج، حدیث: ۱۴۰۹)

● عورتوں کو زندہ رکھنے کا حق: جس شخص کی لڑکی ہو وہ نہ تو اسے زندہ درگور کرے اور نہ اس کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کرے اور نہ اس پر اپنے لڑکے کو ترجیح دے، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ابوداؤد، باب فضل من عال یتامی)

● امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حق: حضرت یحییٰ بن کثیر سے روایت ہے کہ ان سے محمد بن ابراہیم نے حضرت ابوسلمہؓ کا یہ قول نقل کیا کہ ان کے اور کچھ لوگوں کے درمیان

زمین کی بنیاد پر جھگڑا تھا۔ اس کا تذکرہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کیا، تو انھوں نے فرمایا: اے ابوسلمہ! زمین چھوڑ دو، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے ایک باشت بھر زمین پر ظالمانہ قبضہ کیا اللہ اس کو سات زمینوں کا طوق پہنائیں گے۔ (صحیح بخاری، کتاب المظالم، باب اثم من ظلم شیئاً من الارض، حدیث: ۲۳۴۱)

تعلیمی حقوق

● عورتوں کی تعلیم کا خصوصی اہتمام: حضرت عبدالرحمن بن عبد اللہ صہبائی نے کہا میں نے ابوصالح ذکوان سے سنا، اور وہ ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے تھے کہ عورتوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: مرد آپ کے پاس آتے ہیں اور ہم پر غالب ہوتے ہیں، تو آپ اپنی طرف سے (خاص) ہمارے لیے ایک دن مقرر کر دیجیے۔ آپ نے ان سے ایک دن ملنے کا وعدہ فرمایا۔ اس دن ان کو نصیحت کی اور شرع کے حکم بتلائے۔ ان باتوں میں جو آپ نے فرمائیں یہ بھی تھا کہ تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے (ان کا انتقال ہو جائے) تو آخرت میں اس کے لیے دوزخ سے آڑ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا کہ اگر دو بچے تو آپ نے فرمایا اور دو بھی۔ (صحیح بخاری، کتاب العلم باب هل يجعل للنساء يوم حدنقى العلم؟، حدیث: ۱۰۱۰)

● لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ: حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہے، اُس کے لیے جنت ہے۔ (سنن ترمذی، ابواب البر والصلة والآداب، باب ماجاء فی النفقة علی البنات والاخوان، حدیث: ۱۸۸۸)

علمی، معاشرتی، سیاسی اور مختلف سرگرمیوں میں عورت کے حقوق کا جو تصور اسلام نے ہمیں دیا ہے وہ عہد رسالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ دیگر معاملات و مسائل کی طرح دورِ حاضر کے معاشرتی و دیگر مسائل میں ہمیں مذکورہ احادیث سے استنباط کرنا چاہیے۔